47736 ـ کیا غیر مسلم کا مدینہ میں داخل ہونا جائز ہے ؟

سوال

کیا غیر مسلم شخص کا مدینہ میں حرم کی حدود میں کسی ضرورت کے لیے داخل ہونا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

کسی بھی کافر کے لیے جزیرہ عرب میں رہائش کو ممکن بنانا جائز نہیں، علماء کرام میں جزیرہ عرب کی تحدید میں اختلاف پایا جاتا ہے، لیکن مدینہ منورہ کا جزیرہ عرب میں شامل ہونے کے متعلق کوئی اختلاف نہیں ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ان میں (یعنی کفار) میں سے کسی کو بھی حجاز میں رہائش اختیار کرنا جائز نہیں، امام مالك، امام شافعی رحمہم اللہ کا یہی قول ہے، اور امام مالك رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: میری رائے یہ ہے کہ عرب کا سارا علاقہ کفار سے پاک ہونا چاہیے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جزیرہ عرب میں دو دین اکٹھے نہیں ہو سکتے "

اور ابو داود رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

" میں یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرہ عرب سے ضرور نکال باہر کرونگا، اس میں سوائے مسلمان کے کسی نہیں چھوڑونگا "

ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے.

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے تين چيزوں كى وصيت فرمائى: فرمايا:

" جزيره عرب سے مشركوں كو نكال دو، اور وفد كى آؤ بھگت اسى طرح كرو جس طرح ميں كرتا ہوں، اور تيسرى سے خاموش رہے "

سنن ابو داود.

ديكھيں: المغنى ابن قدامہ (9 / 285 - 286).

دوم:

كفار تجارت كے ليے مدينہ ميں داخل ہو سكتے ہيں، ليكن وہاں اقامت اختيار نہيں كر سكتے، اور انہيں اس كے ليے كافى وقت دے كر پھر انہيں وہاں سے سفر كرنا كا حكم ديا جائيگا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور وہ تجارت كے ليے حجاز ميں داخل ہو سكتے ہيں؛ كيونكہ عمر رضى اللہ تعالى عنہ كے دور ميں عيسائى مدينہ ميں تجارت كے ليے جايا كرتے تھے، عمر رضى اللہ تعالى عنہ كے پاس ايك بوڑھا شخص آيا اور كہنے لگا:

ميں نصرانى بوڑھا ہوں اور آپ كے عامل نے مجھ سے دو بار عشر ليا ہے تو عمر رضى اللہ تعالى عنہ كہنے لگے:

ميں دين حنيف پر چلنے والا ہوں، اور پھر عمر رضى اللہ تعالى عنہ نے اس كے ليے يہ كلمات لكھ ديے: سال ميں صرف ايك بار عشر ليا جائے، اور ان كے ليے تين دن سے زيادہ رہنے كى اجازت نہ دى جائے "

عمر رضى اللہ عنہ سےايسا ہى مروى اور منقول ہے.

اور قاضى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

وہ چار يوم تك رہ سكتا ہے، جس قدر مسافر اپنى نماز مكمل ادا كرتا ہے.

ديكھيں: المغنى ابن قدامہ المقدسى (9 / 286).

سوم:

ہم نے جو كچھ مدينہ اور مدينہ كى حدود حرم كے متعلق بيان كيا ہے وہ حرم مكى پر منطبق نہيں ہوتا، كيونكہ مكہ ميں ہرحالت ميں كفار كا داخلہ ممنوع ہے.

الموسوعة الفقهية میں درج ہے:

جمہور علماء کرام اور ان کے ساتھ احناف میں سے محمد بن حسن بھی شامل ہیں کے ہاں مکہ کی حدود حرم میں کسی بھی حالت میں کافر کا داخلہ ممنوع ہے، اور احناف کا مسلك یہ ہے کہ صلح یا اجازت کے ساتھ داخل ہونا جائز ہے.

لیکن مدینہ کی حدود حرم میں کسی ایلچی یا تجارت یا سامان اٹھانے والے کو داخل ہونے سے نہیں روکا جائیگا، لیکن اس کے علاوہ ـ باقی سرزمین عرب ـ میں اجازت یا صلح کے بغیر کافر داخل نہیں ہو سکتا، فقہاء کرام اس میں تفصیل بیان کرتے ہیں .... انتہی.

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (3 / 130 ـ 131).

واللہ اعلم .